5032 ـ کیا غسل طہارت کے بعد وضوء کرنا ضروری ہے ؟

سوال

کیا میرے لیے غسل کے بعد وضوء کرنا ضروری ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر تو آپ اس سے غسل طہارت مراد لے رہی ہیں تو اس کا جواب درج ذیل ہے:

صحیح بخاری میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت کرتے تو اپنے ہاتھوں سے ابتدا کرتے اور ہاتھ دھو کر پھر نماز والے وضوء کی طرح وضوء کرتے، پھر پانی میں اپنی انگلیاں ڈال کر پانی بالوں کی جڑوں تك پہنچاتے اور خلال کرتے، اور پھر اپنے سر پر تین چلو پانی بہا کر اپنے سارے جسم پر پانی بہاتے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (248).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

بطور شرف وضوء کے اعضاء کو پہلا دھویا ہے، اور اس لیے بھی کہ طہارت کبری اور صغری دونوں کی صورت حاصل ہو جائے...

دیکھیں: فتح الباری (1 / 248).

اور ایك مقام پر لکھتے ہیں:

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس سے یہ بھی استدلال کیا ہے کہ: غسل جنابت میں ایك بار واجب ہے، اور جو شخص غسل کی نیت سے وضوء کرے اور پھر جسم کے باقی اعضاء پر پانی بہائے تو اس کے لیے وضوء کی تجدید مشروع نہیں، لیکن اگر وضوء ٹوٹ جائے تو کرنا ہوگا.

دیکھیں: فتح الباری (1 / 362).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

غسل جنابت کے دو طریقے ہیں:

ایک طریقہ کفائت ہے، دوسرا طریقہ کمال ہے، چنانچہ جو خرقی نے یہاں بیان کیا ہے وہ مکمل طریقہ ہے، ہمارے بعض اصحاب کا کہنا ہے کہ کامل طریقہ میں دس اشیاء کا ہونا چاہیے، نیت، بسم اللہ، تین بار ہاتھ دھونا، جہاں نجاست لگی ہے اسے دھونا، وضوء کرنا، سر پر تین چلو پانی ڈال کر بالوں کی جڑوں کو تر کرنا، سارے جسم پر پانی بہانا، دائیں طرف سے شروع کرنا، جسم کو ہاتھ سے ملنا، غسل والی جگہ سے دوسرے جگہ ہو کر اپنے پاؤں دھونا.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (1 / 217).

پانی بہانے سے قبل سر اور داڑھی کے بالوں کا پانی کے ساتھ خلال کرنا مستحب ہے، امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث کے مطابق ہونا چاہیے وہ اس طرح ہے کہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتے تو اپنے ہاتھ تین بار دھوتے اور نماز والا وضوء کرتے، پھر اپنے ہاتھ سے بالوں کا خلال کرتے حتی کہ جب محسوس کرتے کہ جلد تر ہو گئی ہے تو اس پر تین بار پانی بہاتے پھر سارا جسم دھوتے "

متفق علیہ.

اور میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل جنابت کے لیے پانی رکھا تو پانی اپنے ہاتھوں پر ڈالا اور انہیں تین بار دھویا، پھر اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں پر پانی ڈال کر عضو تناسل دھویا، پھر مٹی یا دیوار پر دو یا تین بار ہاتھ ملا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور چہرہ اور بازوں دھوئے، پھر اپنے سر پر پانی ڈالا، اور پھر اپنے جسم پر پانی بہایا اور اس جگہ سے ہٹ کر اپنے پاؤں دھوئے، تو میں تولیہ لے کر آئی لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے استعمال نہ کیا، اور اپنے ہاتھ سے پانی جھاڑنے لگے "

متفق علیہ.

ان دونوں حدیثوں میں بہت سی خصلتیں بیان ہوئی ہیں، اور دائیں جانب سے اس لیے شروع کرنا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم طہارت میں دائیں طرف سے شروع کرنا پسند فرمایا کرتے تھے، عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث میں ہے:

" جب رسول كريم صلى الله عليہ وسلم غسل جنابت كرتے تو ايك برتن منگواتے اور اسے اپنے ہاتھوں سے پكڑتے اور پھر اپنے سر كى دائيں طرف سے شروع كرتے، پھر اسے ہاتھوں سے پكڑ كر اپنے سر پر بہاتے "

متفق عليہ.

غسل كرنے كے بعد پاؤں دھونے كے متعلق يہ ہے كہ امام احمد جگہ كے متعلق اختلاف كرتے ہيں، ايك روايت ميں ان كا كہنا ہے كہ ميں وضوء كے بعد دھونا پسند كرتا ہوں، كيونكہ ميمونہ رضى اللہ تعالى عنہا كى حديث ميں يہى ہے.

اور ايك روايت ميں كہتے ہيں: عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا كى حديث پر عمل كيا جائيگا، اس ميں بيان ہوا ہے كہ انہوں نے غسل كرنے سے قبل نماز والا وضوء كيا... واللہ تعالى اعلم.

ان كا كہنا ہے:

اور اگر وہ ايك بار دھوئے اور سر اور سارے جسم پر پانى بہا لے اور وضوء نہ كرے تو كلى كرنے اور ناك ميں پانى چڑھانے اور اس سے غسل اور وضوء كى نيت كر كے سارے جسم پر پانى بہا لے تو يہ كافى ہوگا، ليكن وہ اختيار كا تارك ہے.

يہ طريقہ كفائت والا طريقہ ہے، اور پہلا طريقہ مختار يعنى بہتر ہے، اسى ليے انہوں نے كہا ہے كہ وہ اختيار كا تارك ہے، يعنى جب وہ اس پر اقتصار كرے تو افضل اور اولى ترك كرنے كے ساتھ كافى ہوگا.

اور ان كا يہ كہنا كہ:

اس سے غسل اور وضوء كى نيت كرے: يعنى جب وہ دونوں كى نيت كرے تو غسل كافى ہوگا، اسے امام احمد نے بيان كيا ہے، اور ان سے ايك دوسرى روايت يہ بھى ہے كہ: غسل وضوء سے كفائت نہيں كرےگا، بلكہ اسے غسل سے قبل يا بعد ميں وضوء ضرور كرنا ہوگا، يہ امام شافعى كا بھى ايك قول ہے، كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ايسا ہى كيا، اور اس ليے بھى كہ جنابت اور حدث دونوں ہى پائى گئى ہيں اس ليے دونوں طہارت كا ہونا بھى ضرورى ہے، جس طرح كہ عليحدہ ہوں.

اور ہمارى دليل درج ذيل فرمان بارى تعالى ہے:

تم نشہ كى حالت ميں ہو تو نماز كے قريب مت جاؤ حتى كہ تمہيں علم ہو كہ تم كيا كہہ رہے ہو، اور نہ ہى جنابت كى حالت ميں حتى مگر راہ عبور كرنے والے ہو، حتى كہ غسل كر لو النساء (43).

اللہ تعالى نے يہاں غسل كو نماز كى ممانعت كے ليے غايت مقرر كيا ہے اور جب غسل كر لے تو پھر ممانعت نہيں، اور

اس لیے بھی کہ یہ دونوں عبادتیں ایك ہی جنس سے ہیں اس لیے حج میں عمرہ کی طرح چھوٹی عبادت بڑی عبادت میں داخل ہو جائیگی.

ابن عبد البر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

غسل جنابت کرنے والا شخص جب وضوء نہ کرے، بلکہ سارے جسم پر پانی بہا لے تو اس نے اپنے اوپر فرض ادا کر دیا، کیونکہ اللہ تعالی نے جنبی شخص پر غسل جنابت فرض کیا ہے، وضوء نہیں، فرمان باری تعالی ہے:

اور اگر تم حالت جنابت میں ہو تو غسل کرو .

اور یہ اجماع ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں، لیکن علماء کرام اس پر متفق ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر عمل کرتے ہوئے غسل سے قبل وضوء کرنا مستحب ہے، کیونکہ یہ غسل کے ممد و معاون بھی ہے اور اسے تہذیب بھی.

واللہ اعلم .